

چین اور جہاں کے مذاہب

حافظ محمد شارق

چین اور جاپان کے مذاہب

حافظ محمد شارق

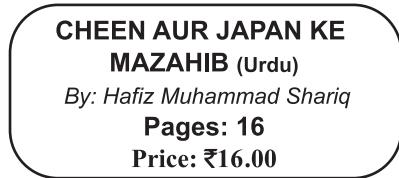


مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز، نئی دہلی ۲۵

مطبوعات ہبیمن ولیفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نمبر ۱۵۲۸
© جملہ حقوقِ بحث ناشر محفوظ

نام کتاب	:	چین اور جاپان کے مذاہب
مصنف	:	حافظ محمد شارق
صفحات	:	۱۶
اشاعت	:	جولائی ۲۰۱۸ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	۱۶/- روپے
ناشر	:	مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز
		ڈی ۷۰۷، دعوت گر، ابو الفضل (اکبیر)، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵
		فون: ۰۱۱۲۴۳۳۷، ۰۱۱۹۸۱۲۵۲
		E-mail: mmipublishers@gmail.com
		info@mmipublishers.net
		Website: www.mmipublishers.net
مطبوعہ	:	اپنے ایس آفس پر نظر، نئی دہلی۔ ۲-

ISBN 81-8088-740-5



ترتیب

۲	عرض ناشر
۵	کنفیوشن ازم
۵	کنفیوشن ازم کی تاریخ
۷	مذہبی کتب
۸	عقائد اور اخلاقی تعلیمات
۹	فرتے
۱۱	شنتوازم
۱۱	تاریخ
۱۲	مذہبی کتابیں
۱۲	تصویر خدا اور حیات بعد الموت
۱۳	خصوصیات
۱۳	عبادت
۱۴	تہوار
۱۵	تاوازم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ ناشر

کثیر مذہبی معاشرہ میں رہنے والوں کے درمیان بہتر تعامل کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انھیں ایک دوسرے کے مذاہب کے بارے میں علم ہو۔ ان کے عقائد اور بنیادی قدروں سے واقفیت ہو اور ان کی رسوم و روایات کی وہ جاگاری رکھتے ہوں۔ اس سے مطالعہ مذاہب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشرز نے مختلف مذاہب کے تعارف پر متعدد کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں عالمی مذاہب (یہودیت اور عیسائیت) بھی ہیں اور ہندوستانی مذاہب (ہندو مت، جین مت اور بدھ مت وغیرہ) بھی۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جناب حافظ محمد شارق (لاہور) مطالعہ مذاہب سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔

سنیکرٹ اور دیگر مذہبی زبانوں سے واقفیت کی بنا پر مذاہب عالم کے صحائف پر ان کی گہری نظر ہے۔ انھوں نے مذاہب کا تحقیقی مطالعہ کیا ہے اور اپنے تابع تحقیق کو کتابوں کی صورت میں اپنے ادارہ—ادارہ تحقیقات مذاہب (Center for Interfaith Research) سے شائع کیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کا مطالعہ مذاہب سنجیدہ اور معروضی ہے۔ ان کی تحریروں میں دیگر مذاہب کے خلاف نفرت انگیزی نہیں پائی جاتی۔

جناب محمد اقبال ملا، سکریٹری مرکزی شعبہ دعوت، جماعت اسلامی ہند نے فاضل مصنف سے رابطہ کیا اور اس کتاب کی، ہندوستان میں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشرز سے اشاعت کے لیے منظوری حاصل کر لی۔ جناب شیخ معز الدین (رکن جماعت اسلامی ہند، بیٹر، مہاراشٹر) اس معاملے میں واسطہ بنے۔ ہم ان تمام حضرات کے شکر گزاریں۔

برادران وطن میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے مذاہب کے تعارف پر مشتمل ان کتابوں کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے، ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے گا۔

کنفیو شس ازم

چین کا سب سے بااثر مذہب کنفیو شس ازم، جو ایک فلسفی و حکیم کنفیو شس سے منسوب ہے، اس مذہب کے بارے میں اکثر ماہرین ادیان نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا یہ واقعتاً کوئی مذہب ہے، یا صرف ایک اصلاحی تحریک؟ بعض حضرات اسے مذہب شمار کرتے ہیں، جب کہ بعض اسے ایک اخلاقی فلسفہ مانتے ہیں۔

کنفیو شس ازم کی تاریخ

جس دور میں مہاویر اور گوم بدھ ہندوستان میں اخلاقی تعلیمات عام کر رہے تھے اسی دور میں چین میں ایک عظیم مصلح کنفیو شس (551BC-479) کا ظہور ہوا۔ کنفیو شس ایک بہت بڑے فلسفی، حکیم اور عالم گزرے ہیں، جو چین کے صوبے (لو، میں پیدا ہوتے۔ اس صوبے کا موجودہ نام شاندونگ (Shandong) ہے۔ ان کا خاندانی نام کنگ فوزے (Kung-Fu-ze) تھا۔ اکھی تین برس کے ہی تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور ان کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کنفیو شس نے اس وقت کے مروجہ علوم مثلاً شاعری، تاریخ، موسیقی، شکار، تیر اندازی وغیرہ میں مہارت حاصل کر لی۔ انیس برس کی عمر میں ان کی شادی کردی گئی، جس سے ان کا ایک بیٹا بھی ہوا، لیکن بعد میں انھوں نے علیحدگی اختیار کر لی۔ نوجوانی میں وہ حکومتی اداروں میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے ایک تعلیم گاہ

قائم کر لی تھی، جہاں وہ لوگوں کو مختلف موضوعات پر تعلیم دیتے تھے۔ ان کی ملاقات اس وقت کے دوسرے بڑے مذہبی رہنماء اور فلسفی لاوزرے سے بھی ہوتی، جو تاؤازم کے بانی تھے۔ کنفیوشن کے درس و تدریس کا یہ سلسلہ اس قدر مقبولیت اختیار کر گیا کہ اس وقت کے حکومتی عہدے دار بھی ان کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اس طرح ان کی عمر کا ایک حصہ صوبے لو میں ہی گزرا۔ اس کے بعد وہ قاضی مقرر ہو گئے۔ روایات کے مطابق انھوں نے اپنا یہ منصب اس قدر ذمہ داری و دیانت داری سے نجھایا کہ ان کے ماتحت علاقہ انصاف اور امن و امان کے متعلق ایک مثالی معاشرہ بن گیا اور جرائم کی شرح حیرت انگیز حد تک کم ہو گئی۔ اس دوران بھی ان کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا اور کئی لوگ ان کی شاگردی میں آ گئے۔ لیکن حاسدین کی سازشوں میں آ کر بادشاہ نے انھیں ملک پدر کر دیا۔ وہ اپنے شاگردوں کے ہمراہ یوں یہ پھرتے رہے اور قدیم چینی کتب کی تالیف میں مصروف رہے۔ روایات کے مطابق اسی دوران انھیں خدا کا عرفان بھی حاصل ہوا۔ ان کا انتقال ہفتہ (۲۷) سال کی عمر میں ہوا اور تدفین کوفو (Qufu) میں ہوتی۔

کنفیوشن کی وفات کے بعد ان کے نظریات لوگوں میں عام ہونا شروع ہو گئے اور وہ ایک قومی اور بعد ازاں مذہبی ہیر و بن گئے۔ ان کے انتقال کے بعد پورے چین میں اہتمام کے ساتھ سوگ منایا گیا اور حکمران طبقے نے بھی انھیں خراج تحسین پیش کیا۔ چوں کنفیوشن نے مذہب کے بارے میں کوئی واضح تعلیم نہیں دی تھی لہذا وہ کتابیں، جو مذہبی رسوم کی تاریخ پر مبنی تھیں، انھیں یہی مذہبی حیثیت حاصل ہو گئی اور چین کا قدیم مشرکانہ مذہب یہی کنفیوشن ازم کی روایت بن گیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کنفیوشن ازم اپنی ابتدائیں کوئی مذہبی تحریک نہ تھی، بلکہ سماج کی بھلائی کے لیے یہ ایک سیاسی و اخلاقی نظام تھا، جسے مذہب کے طور پر اپنالیا گیا۔ کنفیوشن ازم کی تاریخ میں ایک مذہبی عالم مینشیس (Mencius 288-371) خاصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کا اصل نام مینگ اور ذاتی نام کاؤ تھا۔ انھوں نے کنفیوشن کی تعلیمات کو نئے رجحانات کے مطابق مرتب کیا اور اخلاقی و سیاسی امور پر بہت زیادہ زور دیا، جس سے اس مذہب میں رسوم و رواج کا ظاہری رنگ تقریباً ختم ہو گیا۔ مینشیس نے کنفیوشن مذہب کے فروغ کے لیے پورے چین میں کئی دورے کیے، جس کی وجہ سے یہ

مذہب مزید ترقی کر گیا اور لوگ اس کے گرویدہ ہو گئے۔ کنفیو شس کی وفات کے تقریباً ڈھائی سو سال بعد بادشاہ چن شی ہوانگ (Qin Shi Huang r. 221BC-247) نے چین پر قبضہ کر کے بہت سی ریاستوں پر تسلط جمالیا۔ یہ بادشاہ کنفیو شس ازم کے خلاف تھا۔ اس نے کنفیو شس، مینشیس اور دیگر تمام مذہبی کتب جلوادیں اور کئی اصحاب علم کو بھی قتل کروادیا۔ تاہم اس بادشاہ کے انتقال کے بعد ان کتابوں کو از سر نو مرتب کیا گیا اور کنفیو شس ازم اہل چین کا محظوظ مذہب بن گیا۔ اس کے بعد دیگر آنے والے سبھی بادشاہوں نے اس مذہب کو قبول کیا اور اس کے فروع کے لیے کام کیا۔ لیکن ماضی قریب میں چین الحاد اور اشتراکیت کی زد میں آیا تو اس مذہب پر بھی اثر ہوا اور اس کے پیر و کاروں کی تعداد گھٹ گئی۔ موجودہ دور میں اس مذہب کے پیر و کار چین، جاپان، کوریا اور ویتنام میں کثیر تعداد (انداز آچھے ملین) میں ہیں۔

مذہبی کتب (۱)

کنفیو شس نے خود مستقل کتابیں بہت کم لکھی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے، جس میں تاریخ چین کا خلاصہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کنفیو شس نے کئی کتابیں تدوین کیں، لیکن وہ کتابیں آج موجود نہیں ہیں۔

۱۔ لوں یو: موجودہ کنفیو شس ازم میں جس کتاب کو اہمیت حاصل ہے وہ لوں یو (Lunyu/Analects) ہے۔ یہ کتاب کنفیو شس اور ان کے شاگردوں کے اقوال اور حالات کا مجموعہ ہے۔ یہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ چین میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی مذہبی کتاب ہے۔ اس میں کنفیو شس اور ان کے شاگردوں کی بیان کردہ وہ تعلیمات ہیں جو سیاست اور معاشرت سے متعلق ہیں۔ یہ اس کنفیو شس کی وفات کے ایک صدی بعد ان کے شاگردوں کی اولادوں نے مرتب کیا، تاہم بعد میں ہان سلطنت (206BC-220CE) کے دور میں اسے مکمل کیا گیا۔ اس کتاب میں زندگی کے ہر پہلو کے حقائق کو عام فہم کہانیوں اور عمده تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کنفیو شس کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کافی تھا۔

۲۔ و چنگ (Wu-Ching/Five Classics): اون یو کے علاوہ پانچ کتابیں ہیں، جو، کنفیو شس ازم میں اہمیت رکھتی ہیں، لیکن ان کی حیثیت ان کے پیر و کاروں کے ہاں بھی الہامی نہیں ہے۔ یہ سمجھی کتابیں چین کی سلطنت سُنگ کے بادشاہ چو ہسی (Chu His 1130-1200CE) کی سرپرستی میں مرتب ہوتیں۔ ان میں چین کے قدیم لوک نفع، دعائیں اور مناجات، بادشاہوں کے خطبات اور دستاویزات، پیش گوئیاں، تاریخ اور مذہبی عبادات اور رسم کی تفصیل ہے۔

۳۔ شو (Si-Shu/Four Books): اس میں چین کے قدیم مذہبی رسم و رواج، سیاست، معیشت اور تہذیب کی تفصیل ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کنفیو شس عالم مینشیں کے مکالمات کا مجموعہ بھی شامل ہے۔

عقائد اور اخلاقی تعلیمات

کنفیو شس نے مذہبی تعلیمات کے بارے میں بہت زیادہ وضاحت نہیں کی تھی، ان کا اہم کارنامہ سیاسی اور معاشرتی اصلاح تھا۔ اخنوں نے ما بعد الطیعاتی مسائل پر بحث کے بجائے صرف ان اخلاقی تعلیمات پر زور دیا جن کا تعلق روزمرہ کی زندگی سے تھا۔ تاہم وہ مذہبی کتابیں، جوان کی طرف منسوب ہیں، ان میں ہمیں مذہبی تصورات، مثلاً خدا، حیات بعد الموت بھی ملتے ہیں۔ کنفیو شس کے بارے میں بعض مغربی محققین کی رائے یہ ہے کہ وہ ایک لامذہب اخلاقی مصلح تھے، بعض اخنوں ملحد نہیں تو کم از کم لا ادرا (Agnostic) ضرور سمجھتے ہیں، لیکن مذہبی کتابوں میں ہمیں بعض جگہ ٹی این (Tian) اور شنگ ٹی (Shang-ti) کا تصور ضرور ملتا ہے، جو کنفیو شس ازم، تاؤ ازم اور چینی تہذیب میں کم و بیش خدا کے مترادف ہیں۔ اگرچہ کنفیو شس سے منسوب ان کتابوں میں خدا کے بارے میں کوئی واضح بیان نہیں ملتا، لیکن ان کتابوں میں حیات بعد الموت کا تصور ضرور ملتا ہے، جس سے یقیان کیا جاسکتا ہے کہ کنفیو شس خدا کو مانتے تھے۔ موجودہ کنفیو شس ازم میں خدا کا معاملہ ہر ایک انسان کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس مذہب میں زیادہ اہمیت سیاسی و معاشرتی اصولوں کی ہے، خدا کا معاملہ ہر ایک انسان کے اپنے سپرد ہے، لہذا چین کی اکثر آبادی دیوتا پرستی اور بعض خدا کا انکار بھی کرتی ہے۔

- کنفیو شس ازم کی اخلاقی تعلیمات میں یہ تصورات نمایاں ہیں:
- ۱۔ رین (Ren): کنفیو شس کی اخلاقی تعلیمات کی بنیاد رین، کہلاتی ہے۔ رین کی تشریح کنفیو شس کے الفاظ میں یہ ہے کہ ”دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔“
 - ۲۔ لی (Li): ”لی“ کا مطلب رسم کی ادائیگی، درست معاشرتی رویہ اور اچھے اخلاق بیل۔
 - ۳۔ یی (Yi): اس کا مطلب احساس ذمہ داری ہے۔ وسیع تر مفہوم میں اس سے مراد سماجی اعتبار سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا اور اپنی فطرت پر چلننا ہے۔
 - ۴۔ پائچ عظیم رشن (Wu-Lun): کنفیو شس کے مطابق زندگی میں پائچ بنیادی عظیم تعلقات ہیں: باپ بیٹے کا تعلق؛ بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کا تعلق؛ بیوی اور شوہر کا تعلق؛ بڑوں کا چھوٹوں سے تعلق؛ اور حاکم اور رعایا کا تعلق۔

کنفیو شس نے اس نظام کے تحت یہ تعلیم دی کہ بد نظری اور فساد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ان بنیادی تعلقات میں کہیں خرابی واقع ہو جائے۔ اگر حاکم اپنی رعایا سے اچھا سلوک نہ کرے، یا اپنی ذمہ داریاں نہ بھائے، باپ اور بیٹا اپنے مقام سے نا آشنا ہوں، یا اسی طرح انسان دیگر تعلقات میں کوتاہی کرے۔ ان بنیادی تعلقات کو اگر رین کے اصول کے ساتھ چلایا جائے تو زندگی خوش گوارہ تھی ہے۔ فی الحقيقة وَنَّ اُونَ کا یہ تصور بالکل درست ہے۔

فرقے

کنفیو شس ازم میں گروہ بندی اور فرقے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تاہم اس مذہب کی دو ہفتیں ضرور موجود ہیں۔ ہم یہ بات پڑھ آئے ہیں کہ سونگ سلطنت میں کنفیو شس ازم کی مذہبی کتابوں کو از سرنور مرتب کیا گیا اور اس مذہب کے احیا کا کام ہوا۔ مذہب کے احیا کا یہ کام ایک عالم زہوزی (Zhy Xi1130-1200CE) نے کیا تھا۔ کنفیو شس ازم کا یہی احیا

در اصل اسے جدت پسندی کی طرف لے گیا جسے "Neo-Confucianism" کا نام دیا گیا۔ اس جدت پسند مذہب میں قدیم چینی روایات، کنفیو شس کی بیان کردہ تعلیمات کے علاوہ بدھ مت، ایک قدیم مذہب تاؤ مت اور وقت حاضر کے تقاضوں کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔ روایت پسند کنفیو شس ازم میں ٹین (Tian)، کو حقیقت اعلیٰ (یاخدا) مانا گیا ہے اور اس میں جنت و دوزخ کا تصور واضح ہے، جب کہ نیو کنفیو شس ازم میں حقیقت اعلیٰ کو تائی جی، کا نام دیا گیا ہے اور یہ عقیدہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ مر نے کے بعد انسان کی روح اس میں ختم ہو جائے گی۔ نیز اس میں تاؤ ازم اور بدھ مت کے صوفیانہ خیالات بھی شامل ہیں۔ نیو کنفیو شس ازم دو مکاتب فر میں تقسیم ہے، البتہ ان کے مابین کوئی گہرا اختلاف نہیں ہے، بلکہ محض فلسفیانہ اختلاف ہے۔

چین میں اب بھی بعض روایت پسند موجود ہیں۔

شٹو ازم

شٹو ایک چینی لفظ ہے جس کے معنی دیوتاؤں کا راستہ ہے۔ یہ جاپان کا قومی مذہب ہے اور اسی ملک اور قوم تک محدود ہے۔ ہندو مت کی طرح یہ مذہب بھی کسی ایک مرکزی شخصیت سے منسوب نہیں ہے، بلکہ یہ مذہب ہزاروں برس سے جاپان میں ہونے والے تہذیبی ارتقا کا نتیجہ ہے۔

تاریخ

شٹو ازم کے متعلق عمومی طور پر بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس مذہب کی روایت زمانہ قبل از تاریخ سے چلی آرہی ہے۔ روایات کے مطابق قدیم جاپان میں جو قبیلہ حکمران ہوتا تھا وہ سورج کی پرستش کرتا تھا، جس کے گرد ہزاروں دیوی دیوتا بھی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ اسلاف پرستی اور مظاہر پرستی بھی اس تہذیب کا اہم عنصر تھا۔ بعض مومنین کے مطابق موجودہ شٹو ازم کی روایت قدیم جاپانی تہذیب میں نہیں تھی، بلکہ یہ مذہبی روایات جنوبی کوریا سے جاپان میں آئی ہیں۔ اسی روایت نے آگے چل کر شٹو ازم مذہب کی صورت اختیار کر لی اور اب یہ مذہب جاپان میں قومی تمدن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

اس مذہب کی تاریخ میں کئی جاپانی شہنشاہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ سورج دیوتا کی اولاد ہیں۔ اسی وجہ سے جاپان میں شاہ پرستی کا رواج قائم ہوا۔ چھٹی صدی عیسوی میں جب بدھ مت جاپان میں آیا تو دونوں مذاہب نے آپس میں ایسی مفہومت کر لی کہ 'شٹو بدھ مت' کے نام سے

ایک علیحدہ مذہبی فرقہ بھی بن گیا، جو یک وقت دونوں مذہب کے پیروکار ہوتے تھے۔ نیز تاؤ ازم اور کنفیو شس ازم نے بھی اس مذہب پر گھرے اثرات رقم کیے۔ اٹھارہویں صدی میں جاپان کے معروف اسکالر موٹونوری ناگا (Motoori Norinaga 1730-1807) نے شنتوازم کو دوسرے مذاہب کے اثرات سے الگ کر کے اس کی اپنی خالص صورت میں لانے کی کوشش کی۔ یہ اس مذہب میں ایک قسم کے مذہبی احیا کی تحریک تھی، جس میں کئی ایسی اصلاحات کی گئیں جس کی وجہ سے یہ مذہب دیگر مذاہب سے ممتاز ہوا۔ اس کے بعد حکومت سطح پر اس مذہب کے فروغ کے لیے کئی کوششیں کی گئیں، حتیٰ کہ ۱۸۹۰ء میں جاپانی حکومت نے اس کی تاریخ اور بنیادی عقائد کو علمی نصاب میں شامل کر لیا۔ موجودہ دور میں بدهمت کے احیا کے بعد یہ مذہب زوال پذیر ہو گیا۔ اس وقت اس مذہب کے پیروکاروں کی تعداد انداز ۲،۷ ملین ہے، لیکن ان میں سے اکثر بدهمت کے پیروکاریں، جو اس مذہب کو بھی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جاپان میں ۸۶ فیصد لوگ بدهمت اور شنتوازم دونوں کے پیروکاریں۔ (۱)

مذہبی کتابیں

اس مذہب میں کوئی مقدس کتاب نہیں ہے، تاہم دو کتابوں کو جاپان میں قومی و ثقافتی اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ شنتوازم کے متعلق بیش تر مواد انہی کتابوں میں موجود ہے۔ ایک کوجوکی (Kojiki) اور دوسری شوکونی ہون گی (Shoku Nihongi) ہے۔ اس کے بعد ثانوی حیثیت کی دوسری کتابیں یہ ہون شوکی (Nihon Shoki)، فُودوکی (Fudoki)، رِکُو گُشی (Rikkokushi)، شوکونی ہون گی (Shoku Nihongi)، کوگوشونی (Kogo Shūi)، جُوشوتوكی (Jinnō Shōtōki) اور کوچی کی (Kujiki) ہیں۔ یہ کتابیں تاریخ، گیت، دیوتاؤں کے قصے اور مذہبی رسومات وغیرہ سے متعلق ہیں۔

تصویر خدا اور حیات بعد الموت

شنتوازم میں 'کامی' کا تصور بنیادی اہمیت رکھتا ہے، جو جاپان میں روحاںیت کی علامت ہے۔ کامی (Kami) یہ وہ اہم علامت ہے جس کی وجہ سے شنتوازم اور بدهمت میں

امیاز واقع ہوتا ہے۔ کامی کو بعض اوقات خدا کے مترادف سمجھا جاتا ہے، لیکن اس مذہب کے مطابق یہ روح ہے جو مظاہر فطرت میں موجود ہے۔ نیز یہ روح جسم کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہے۔ اس طرح یہ تصور بیک وقت اوتار اور وحدت الوجود کے مترادف ہو جاتا ہے۔ نیز شنتوازم میں اسی 'کامی' تصور کے تحت کئی دیوتاؤں کی پرستش بھی کی جاتی ہے۔ یہ دیوتا اپنی حرکات و سکنات مثلاً سوچنا، کھانا، پینا وغیرہ میں انسانوں کی یہ طرح سمجھے جاتے ہیں۔ دراصل ہندو مت کی طرح یہ مذہب بھی مظاہر فطرت سے محبت اور ان کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ روایات کے مطابق کامیوں کی کئی صورتیں ہیں، جن کی تعداد اسی لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر تمام کامیوں کو Yaoyorozu کہا جاتا ہے۔

ان تمام کامیوں کی نمائندہ علامت 'ایما تیراسو' (Amaterasu) ہے، جو سورج کی دیوی سمجھی جاتی ہے۔ جاپان میں اکثر شہنشاہ یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ وہ ایما تیراسو کی اولاد میں سے ہیں۔

حیات بعد الموت کے متعلق اس مذہب میں کوئی واضح تصور نہیں ہے۔ اکثر پیر و کار صرف اسی زندگی پر لقین رکھتے ہیں، جب کہ ایک تعداد کاماننا ہے کہ ہر نیک شخص مرنے کے بعد کامی بن جاتا ہے، جب کہ بد کار شخص مرنے کے بعد جن بھوت بن جاتا ہے۔

خصوصیات

اس مذہب کی وہ نمایاں خصوصیات، جن پر یہ مذہب قائم ہے، تین ہیں:

- ۱- شاہ پرستی: جاپانی اپنے بادشاہ کو سورج دیوتا کی اولاد سمجھتے ہیں اور انھیں دیوتا کی طرح سمجھتے ہیں۔ شاہ پرستی اس مذہب میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔
- ۲- مظاہر پرستی: شنتوازم کی دوسری اہم بات مظاہر پرستی ہے۔ سورج، چاند، ستارے، سمندر، زمین، آگ، جانور، پودے سمجھی کی پرستش کی جاتی ہے اور ان کی ہمگانی جاتی ہے۔
- ۳- آبا پرستی: آبا و اجداد کی پرستش کرنا بھی شنتوازم کی ایک اہم روایت ہے۔

عبدالت

اس مذہب کے ماننے والے مذہبی رسوم میں انہی روایات کی پیروی کرتے ہیں جو

قدیم دور سے جاپان اور چین میں چلی آ رہی ہیں۔ عام طور پر کامی کی عبادت کے لیے خانقاہ یا عبادت گاہ میں پاک صاف ہونے کے بعد جا کر کھڑے ہو کر نقارہ بجا یا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عبادت گاہ کے پروہت بھی موسیقی شروع کر دیتے ہیں۔ باقی لوگ فرش پر بیٹھ جاتے ہیں اور بعض موسیقی پر رقص کرتے ہیں۔ عبادت کے بعد چاول، ساگ اور روٹی تقسیم کی جاتی ہے۔ عبادت کا دوسرا طریقہ خانقاہ میں مخصوص جگہ جا کر پاک صاف ہو کر پھر خانقاہ میں داخل ہو کر اوپر لکھی ہوتی گھنٹیاں بجانا ہے۔ اسی طرح ایک مذہبی رقص بھی عبادت میں شامل ہے، جسے کاگورا (Kagura) کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد کامی سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ اس رسم میں موسیقی کے ساتھ رقص کرتے ہوئے کامی کی خوش نودی حاصل کی جاتی ہے۔ اس رقص میں کامی دیوی کی حمد و شنا پر مشتمل گیت گائے جاتے ہیں۔ اس رقص میں مختلف قسم کے کرتب بھی ہوتے ہیں۔ شنتوازم میں مقدس موسیقی کو گا گا کُو (Gagaku) کہا جاتا ہے۔ جاپانی میں اس کا مطلب خدا کی تفریح ہے۔ یہ رسم دو قسم کی ہوتی ہے: ایک مائی کا گورا کہلاتی ہے، جس میں بادشاہ کے دربار میں موسیقی کا اہتمام ہوتا ہے، جب کہ دوسری سالوں کا گورا عام خانقاہوں میں چلتی ہے۔ اس موسیقی میں سبھی قسم کے آلات استعمال کیے جاتے ہیں۔

تہوار

- ۱- شنتوازم میں مذہبی تہوار بے شمار ہیں، جنہیں تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:
تائی سائی (عظمیم تہوار): موسم بہار کا تہوار ہے اور فصلوں کی کٹائی کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ اس روز اچھی فصل کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔
 - ۲- چوسائی (درمیانہ تہوار): جاپان کی آزادی اور نئے سال کے شروع ہونے کی خوشی میں جو تہوار منائے جاتے ہیں انھیں چوسائی کہا جاتا ہے۔
 - ۳- زاسائی (چھوٹے تہوار): دیگر تہوار، جو علاقائی سطح پر منائے جاتے ہیں، زاسائی کہلاتے ہیں۔
-

تاوازم

چین کی سر زمین سے تعلق رکھنے والے مذہب میں ایک مذہب 'تاوازم' بھی ہے، جو ایک بڑے فلسفی 'لاوزرے تاؤ' (Laozi) سے منسوب ہے۔ ان کا زمانہ چھٹی صدی قبل مسح ہے، لیکن ان کی زندگی کے حالات کے بارے میں تاریخ مکمل طور پر خاموش ہے۔ کنفیو شس مذہب کی روایات بتاتی ہیں کہ ان کی ملاقات کنفیو شس سے بھی ہوتی تھی۔ بدھ مت اور کنفیو شس ازم کی طرح یہ مذہب بھی اخلاقی اور فلسفیانہ نظام تھا، تاہم اس مذہب میں ان مذہب کے بر عکس خدا نے واحد کا تصور زیادہ واضح ہے، لیکن ما بعد کے تاؤزم میں دیوتاؤں کا تصور بھی شامل ہو گیا۔ تاؤزم میں کنفیو شس ازم اور بدھ مت کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس مذہب میں 'تاواز' کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے معنی راستہ ہے لیکن اس لفظ کے متعلق اس مذہب میں کئی مفہوم بیان کیے جاتے ہیں، مثلاً خدا، آفاقی عقل، بے علت وجود، فطرت، سلامتی کی راہ، گفتگو کرنے کا انداز، اصول و قانون وغیرہ۔ وسیع تر مفہوم میں اس سے مراد وہ روح ہے جو کائنات کی ہر شے میں موجود ہے۔ اسے Ultimate Reality بھی کہا جاتا ہے۔ تاؤ کے مطابق انسان کے لیے سب سے اچھا راستہ یہ ہے کہ وہ فطرت سے ہم آہنگ ہو کر زندگی گزارے۔ یہ لوگ رہبانیت کے قائل نہیں ہیں، بلکہ ایک اچھی اور سادہ زندگی بسر کرنا ان کے مذہب کا بنیادی اصول ہے۔ ابتداء میں تاؤ مت کے ماننے والے صرف دیویوں پر یقین رکھتے تھے، لیکن بعد ازاں اس مذہب میں لاوزرے اور دیگر مذہبی رہنماؤں کی بھی پرستش کی جانے لگی۔ اس کے علاوہ تاؤزم کے لوگ مظاہر فطرت کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ اس مذہب کی

مقدس علامت پنگ یانگ، کہلاتی ہے جو دو فطرت میں دو متصاد جنس (زومادہ) کی نمائندگی کرتی ہے۔

دنیا کے کئی مذاہب کی طرح تاؤزمت میں بھی ثلیث (Trinity) پر یقین کیا جاتا ہے، جنہیں وہ اپنی چینی زبان میں سان ٹنگ، یعنی تین خالص ہستیاں (Three Pure ones) کہا جاتا ہے۔ ان کے مطابق تین دیوتاؤں کی یہ اکائی دیوتاؤں میں اعلیٰ مقام رکھتی ہے اور ان میں سے ہر ایک کوتیارُن یعنی مالک کائنات کہا جاتا ہے۔ ان تینوں کے نام خالق دیوتا یونشی (حقیقت مطلق) سب سے برتر و اعلیٰ ہستی لنگ باو (مقدس خزانہ، سب سے زیادہ معزز) داؤ دے (نیکی کا راستہ) ہے۔ تاؤازم کی مذہبی کتابیں تاؤ ٹے چنگ (Tao Te ching)، رُنینگ زی

(Zhuangzi/Chuang-tzu)، لا ییزی (Liezi/Lieh Tzu) اور تاؤ ڈنگ (Daozang) ہیں۔ یہ کتابیں چوچھی قبل مسیح سے لے کر چودھویں صدی عیسوی تک کے عرصے پر محیط ہیں اور مختلف مصنفوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ ان میں سے ابتدائی دو کتابیں اس مذہب کی بنیاد بھی جاتی ہیں۔ موجودہ دور میں اس مذہب کے پیر و کارزیا دہ تروہ لوگ ہیں جو بدھ مت اور کنفیو شس ازم پر ایمان رکھتے ہیں اور اس مذہب کو کبھی ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اس مذہب کے پیر و کاروں کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ۷۰ ملیون ہے۔
